Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم:۔ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ ار

۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷	۱۷ صلح ۱۳۳۲ھ ـ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۵۳ء	نمبر ۱۵

لاہور میں اعلیٰ حکام کی غذائی کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۱۶ جنوری۔ آج لاہور میں وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کی صدارت میں اعلیٰ حکام کی غذائی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں گورنر پنجاب مسٹر اسماعیل چندریگر۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت پیرزادہ عبدالستار۔ صوبائی وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ صوبائی وزیر خوراک و زراعت صوفی عبدالحمید نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کے بعد صوفی عبدالحمید نے بتایا۔ کہ کانفرنس میں پنجاب کی غذائی صورت حال اور غذائی ضروریات پر غور کیا گیا۔ خواجہ ناظم الدین نے پنجاب کے نمائندوں کو یقین دلایا۔ کہ پنجاب کو جتنی غذائی ضرورت ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے مرکز انتہائی کوشش کرے گا۔ خواجہ ناظم الدین کل سہ پہر لاہور سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

ایرانی تیل کے سوال پر امریکہ اور ایران میں عارضی سمجھوتہ ہو گیا

معاوضہ کی رقم معین کرنے کے لئے ایک غیر جانبدار ثالث کا تقرر عمل میں لایا جائیگا

تہران ۱۶ جنوری۔ ایران کے تیل کے سوال پر امریکی سفیر متعینہ تہران مسٹر لوائے ہینڈرسن اور وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس میں اس مسئلہ پر ایک عارضی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کل رات تہران میں امریکی سفیر اور وزیر اعظم ایران کے درمیان سات گھنٹے تک بات چیت ہوئی۔ جس میں بالآخر تیل کے جھگڑے کا حل نکل آیا۔ تیل کے جھگڑے کے سلسلے میں یہ آخری بات چیت تھی۔ سمجھوتہ کے تحت یہ طے پایا ہے۔ کہ ایک غیر جانبدار ثالث مقرر کیا جائے۔ جو فیصلہ کرے گا۔ کہ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو معاوضہ کے طور پر کتنی رقم ادا کی جائے۔ وہ یہ بھی فیصلہ کرے گا۔ کہ اینگلو ایرانین آئل کمپنی پر ایران کی کتنی رقم واجب ہے۔ یہ بات بھی طے پائی ہے۔ کہ امریکہ اور دوسرے ممالک کی بڑی بڑی تیل کمپنیاں ایرانی تیل کی تقسیم۔ فروخت اور حمل و نقل میں امداد دیں گی۔ بات چیت میں یہ امر بھی طے ہوا ہے۔ کہ پچھلے سال اگست کے مہینے میں امریکہ اور برطانیہ نے ایران کو جو مشترکہ پیشکش کی تھی۔ اسی کی بنیاد پر ایران کو اقتصادی اور مالی امداد دی جائے۔ اس سمجھوتہ کے تحت ایران کو ایک کروڑ ڈالر کی پیشکش کی گئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اس رقم میں اور اضافہ کر دیا جائے۔

برلن ۱۶ جنوری مشرقی جرمنی کے وزیر خارجہ کو ملک کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اس ماہ کے آخر تک ساڑھے اٹھائیس ہزار ٹن امریکی گندم پاکستان پہنچ جائیگی

کراچی ۱۶ جنوری۔ خیال ہے کہ اس مہینے کے آخر تک ساڑھے اٹھائیس ہزار ٹن گیہوں امریکہ سے پاکستان پہنچ جائے گا۔ یہ گیہوں چار جہازوں میں لدا ہوا ہے۔ ان میں سے تین جہاز دو ہفتے کے اندر اندر کراچی پہنچ جائیں گے چوتھا جہاز جس میں چھ ہزار چھ سو ٹن گیہوں لدا ہوا ہے۔ چاٹگام جائے گا۔ امریکہ پاکستان کو معاہدہ کے تحت جو ایک لاکھ پچیس ہزار ٹن گیہوں دے رہا ہے۔ یہ گیہوں اسی کا حصہ ہے۔ حکومت امریکہ اور حکومت پاکستان میں جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کے مطابق امریکہ نے پاکستان کو سوا لاکھ ٹن گندم خریدنے کے لئے رقم قرض دی ہے۔ اصل رقم یا سود کی ادائیگی دو سال تک شروع نہیں کی جائیگی۔ جو گیہوں آ رہا ہے۔ وہ اعلیٰ قسم کا ہے۔ اور امریکہ کی منڈیوں کے بھاؤ کے مطابق خرید اگیا ہے۔

ایشیائی سوشلسٹ کانفرنس کی سفارشات

رنگون ۱۶ جنوری۔ ایشیائی سوشلسٹ کانفرنس جو رنگون میں ہو رہی تھی۔ وہ کل ختم ہو گئی۔ کانفرنس نے ملایا میں دہشت انگیزی کے طریقوں کی مذمت کی ہے۔ اس نے وہاں کے لوگوں پر زور دیا ہے۔ کہ وہ آزادی حاصل کرنے کی خاطر جمہوری سوشلسٹ طاقتوں کے گرد جمع ہو جائیں۔ کینیا کے بارے میں کانفرنس میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ وہاں امتیازی قوانین کو ختم کر دیا جائے۔ شمالی افریقہ کے ملکوں میں آئینی قومی حکومت قائم کرنے اور ان ملکوں کے گرفتار شدہ لیڈروں کو رہا کرنے کا بھی کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ برما کے وزیر دفاع کو دو سال کے لئے کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔

سات لاکھ روپے کے صرفہ سے پنجاب میں چوالیس نئے سفری شفاخانے قائم کئے جائینگے

لاہور ۱۶ جنوری۔ حکومت پنجاب نے صوبے کی تمام تحصیلوں میں سفری دوا خانوں کی سروس قائم کرنے کی ایک سکیم کی منظوری دی ہے۔ اس وقت صوبے میں ۲۰ سفری دوا خانے کام کر رہے ہیں۔ نئی سکیم کے ماتحت جسے سماجی سدھار کے پروگرام کے ماتحت عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ ۴۴ مزید دوا خانے قائم کئے جائیں گے۔ جن پر مجموعی طور پر ۶۶۲۸۰۰ روپے کی لاگت آئیگی۔ ان یونٹوں کے سالانہ خرچ کے متعلق ۴۴۹۲۷۳ روپے کا تخمینہ ہے۔ سفری دوا خانوں کی سکیم محکمہ صحت نے تقسیم کے بعد سنہ ۱۹۵۰ء میں شروع کی تھی۔ جب اکثر دیہاتی دوا خانے عملے کی کمی کی وجہ سے بند کر دئے گئے تھے۔ دوا خانے ان دور افتادہ دیہاتی علاقوں میں طبی امداد بہم پہنچاتے ہیں۔ جہاں عام سرکاری شفاخانوں سے مدد نہیں مل سکتی۔ رفتہ رفتہ دوا خانوں کی یہ سروس صوبے کی تمام تحصیلوں میں کام کرنے لگے گی۔ اور ہر تحصیل میں ایک یونٹ رہے گا۔

ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف نے عہدہ اپنا سنبھال لیا

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ آج لیفٹیننٹ جنرل راجندر سنگھ جی نے ہندوستان کی فوجوں کے کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھال لیا۔ راجندر سنگھ جی جنرل کری آپا کی جگہ کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں۔ جو حال ہی میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوئے ہیں۔

کشمیر کی فرقہ پرست جماعتوں کو تنبیہہ

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ انڈین نیشنل کانگرس کی مجلس مضامین نے ایک قرار داد منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کے معاملات میں بعض فرقہ دارانہ جماعتیں جو مداخلت کر رہی ہیں۔ اس کا انجام بہت برا ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقعہ تھا۔ نہ ہر جگہ حلم پسند تھا۔ اور نہ ہر مقام پر غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔ سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزون و معتدل پر نازل ہوا۔ کہ جامع شدت و رحمت و ہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے۔ سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔ کہ چراغ وحی فرقان اس شجرہ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے۔ کہ نہ شرقی ہے۔ اور نہ غربی۔ یعنی طینت معتدلہ محمدیہ کے موافق نازل ہوا ہے۔"

(براہین احمدیہ)

جموں میں گولی چلانے کے خلاف مشرقی پنجاب کے شہروں میں احتجاجی ہڑتالیں

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ گزشتہ اتوار کو جموں کے قریب پولیس نے جو گولی چلائی تھی۔ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر کل مشرقی پنجاب کے کئی شہروں میں ہڑتال کی گئی۔ نئی دہلی کی خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ لدھیانہ۔ انبالہ۔ کرنال اور پانی پت میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ مگر امرتسر میں کچھ دوکانیں اور کارخانے بند نہیں ہوئے۔ یہ ہڑتال جن سنگھ نے کرائی تھی۔

بہاولپور کی سرحد پر سرحدی حادثات کی کثرت

بغداد الجدید ۱۶ جنوری۔ بہاولپوری گذشتہ سال حکومت نے بڑے بڑے سرحدی حادثات کے متعلق ہندوستان کی ان ریاستوں سے جن کی سرحد بہاولپور سے ملتی ہے۔ ستر ۶۷ مرتبہ احتجاج کیا۔

مشرقی بنگال کے صحافیوں کا خیر سگالی وفد

لاہور ۱۶ جنوری۔ مشرقی بنگال کے صحافیوں کا خیر سگالی کا وفد سرحد اور پنجاب کا دورہ ختم کرنے کے بعد اب سندھ جا رہا ہے۔ اس وفد میں تین صحافی شامل ہیں۔

پیرس ۱۶ جنوری۔ تیونس میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل تیونس کے نئے وزیر اعظم سے ملاقات کرنے پیرس گئے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر ۶۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رسالہ "چالیس جواہر پارے" کا دوسرا ایڈیشن

خدا کے فضل سے تربیت اور تبلیغ کا عمدہ ذریعہ ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدا کے فضل سے میری تصنیف "چالیس جواہر پارے" کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ اور اس ایڈیشن میں بعض مفید اضافہ جات کے علاوہ اُردو میں ہر حدیث کا عنوان بھی درج کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے خدا کے فضل سے کتاب زیادہ مفید اور موثر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اس مختصر رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس ایسی حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ جو ایک سچے مسلمان کے ایمان کی تکمیل اور اس کی روحانی اور اخلاقی اور تمدنی اور اقتصادی تربیت کے لئے نہایت مفید بلکہ نہایت ضروری ہیں۔ ہر حدیث کے عربی متن کے نیچے اس کا بامحاورہ اُردو ترجمہ اور ترجمہ کے نیچے موجودہ زمانہ کے لحاظ سے ضروری تشریح اور تفصیل اور توضیح درج کی گئی ہے۔ اس طرح ضمناً بہت سی دوسری حدیثوں اور قرآنی آیات کا بھی ذکر آ گیا ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے شروع میں علم حدیث پر ایک مختصر مگر جامع نوٹ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ میں خدا کے فضل سے اُمید کرتا ہوں۔ کہ اگر احمدی نوجوان اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ تو ان کی علمی ترقی اور تنویر کے علاوہ تربیت کے لحاظ سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہو گی۔ بلکہ اس رسالہ کو اپنے حلقہ کے غیر احمدی نوجوانوں کو دینا بالواسطہ تبلیغ کے کام میں بھی کافی ممد ہو سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ اس کا مطالعہ ان کے قلوب میں جماعت احمدیہ کے متعلق حسن ظنی اور نیک خیالات پیدا کرنے کا باعث ہو گا۔ ضمناً اس مجموعہ میں ایک حدیث ختم نبوت کے مسئلہ پر بھی اصولی روشنی ڈالتی ہے۔ پس میں اپنے دوستوں سے تحریک کروں گا۔ کہ وہ اس کتاب کا ایڈیشن دوم خرید کر نہ صرف خود مطالعہ کریں۔ بلکہ اپنے عزیزوں کو بھی پڑھائیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ مجھے یقین ہے کہ خدا کے فضل سے اس کا اثر ہر سعید فطرت شخص پر نیک اور مفید ہو گا۔

اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ اپنی کتابوں کی اشاعت اور فروخت وغیرہ سے میرا کوئی مالی تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ ان کے نفع نقصان میں میرا کوئی حصہ ہوتا ہے۔ میں ہمیشہ خالصتہً ثواب اور خدمت دین کی خاطر کتاب لکھتا ہوں۔ اور کتاب کی اشاعت یا اس کے مالی نفع نقصان کے پہلو سے میرا کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے لئے یا اپنے دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے جو نسخے لیتا ہوں سو بھی اپنے پاس سے قیمت دے کر خریدتا ہوں۔ تا میرے ثواب میں کمی نہ آئے۔ لہٰذا یہ تحریک محض دوستوں کے فائدہ اور خدمت کے خیال سے کر رہا ہوں۔

کتاب کا دوسرا ایڈیشن جو قریباً ایک سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ میاں محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز کتب فروش ربوہ نے چھپوایا ہے۔ اور یہ کتاب ان سے اور ربوہ کے دوسرے کتب فروشوں سے مل سکتی ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲/۱/۵۳)

تاجروں کی ضروری کانفرنس!

احمدی تاجروں کی ایک ضروری کانفرنس ۲۴ - ۲۵ جنوری ۵۳ء کو ربوہ میں ہونا قرار پائی ہے اس لئے تمام تاجر اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ۲۴ جنوری بروز ہفتہ صبح ۹ بجے دفتر نظارت امور عامہ میں پہنچ جائیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم بعض مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے دور ہونے کے واسطے اور میرے بھائی کیپٹن عبد العزیز صاحب کی بیٹی علالت میں صحت یابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (چراغ الدین گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول ضلع گجرات) (۲) جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی (وزارت) اور ان کے بیٹے چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے پر کاش انسپکٹر کے مقدمہ قتل میں باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ تاریخ فیصلہ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری مقرر ہے (خاکسار ہدایت اللہ عفی عنہ) (۳) عزیزم رفیع احمد صاحب کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ (۴) عزیزم غلام مصطفیٰ ابعادنہ خسرہ بیمار ہے۔ دوسری اہلیہ بعارضہ دمہ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے بیماروں کی مکمل صحت یابی اور شفاء عاجلہ کی درخواست دعا ہے (غلام مجتبیٰ آف کوئٹہ)

جلسہ سالانہ پر درخواست دعا کے پیغامات بھیجنے والے احباب

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

جن دوستوں کی تاریں اور خطوط جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دعا اور السلام علیکم وغیرہ کے لئے جماعتی یا انفرادی طور پر حضور اقدس کی خدمت میں موصول ہوئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ان احباب کے لئے دعا فرمائی ہے۔ اور جلسہ کے موقعہ پر تمام احباب تک سلام پہنچا دیا ہے۔ اور دعا کی بھی تحریک کی ہے۔ حسب ہدایت حضور ان احباب کی لسٹ شائع کی جا رہی ہے (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(۱) خلیل احمد صاحب ڈھاکہ
(۲) محمد اقبال صاحب میجر سیالکوٹ
(۳) مبارک احمد صاحب ساقی لیگوس
(۴) عبد المحسین صاحب رنگپور
(۵) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن
(۶) چوہدری عبد اللطیف صاحب ہیمبرگ
(۷) غلام احمد صاحب واقف زندگی
(۸) خادم حسین صاحب کوئٹہ
(۹) میجر صاحب ایشیو افریقن کراچی
(۱۰) عبد الحی صاحب یادگیری
(۱۱) مولوی قدرت اللہ صاحب ناصر آباد کنری
(۱۲) عبد القدیر صاحب شاہد
(۱۳) امیر جماعت شام دمشق
(۱۴) نصیرہ صاحبہ روز ہل ماریشس
(۱۵) چوہدری عبد الرحمٰن صاحب لنڈن
(۱۶) نصیر احمد صاحب کنری
(۱۷) عبد الغفار صاحب ڈار راولپنڈی
(۱۸) سید عبد الرحمٰن صاحب کلیولینڈ۔ امریکہ
(۱۹) شیخ ناصر احمد صاحب زیورچ
(۲۰) چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی معہ اہلیہ وبچگان۔ پیرس
(۲۱) ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب جیسلٹن۔ بورنیو
(۲۲) مولوی بشیر الدین صاحب روز ہل ماریشس
(۲۳) عبد الحی صاحب ونگ کمانڈر انڈور
(۲۴) سید شاہ محمد صاحب انڈونیشیا
(۲۵) قاضی شریف الدین صاحب قائمقام امیر کوئٹہ
(۲۶) دین صاحب منٹگمری
(۲۷) سید عمر شاہ صاحب کنری
(۲۸) اقبال صاحب حیدر آباد سندھ
(۲۹) چوہدری محمد حسین صاحب چوہدری والہ ازشنڈو الہیار
(۳۰) جناب ناظر صاحب دعوۃ قادیان
(۳۱) اقبال ایاز صاحب جاکے
(۳۲) فضل احمد صاحب کشمیر والا از کراچی
(۳۳) عبد الرؤف خان صاحب آرڈیننس آفیسر
(۳۴) بشیر احمد صاحب رنگون
(۳۵) مسٹر عبد الشکور صاحب رش از کراچی
(۳۶) مشتاق احمد صاحب سمبلپور
(۳۷) روشن الدین احمد صاحب مسقط
(۳۸) بیگم اکبر علی صاحبہ گوجرانوالہ
(۳۹) عبد الحمید صاحب آف زیدہ از پشاور
(۴۰) حمید صاحب از داور
(۴۱) قدرت اللہ صاحب راولپنڈی
(۴۲) مبارک احمد صاحب کوئٹہ
(۴۳) ملی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن
(۴۴) بیگم اقبال صاحب حیدر آباد سندھ
(۴۵) فضل الٰہی صاحب کولمبو
(۴۶) سیکرٹری جماعت سیلون
(۴۷) محمد حسین صاحب کولمبو
(۴۸) احمد اینڈ جمال الدین کولمبو
(۴۹) عبد القادر صاحب رنگون
(۵۰) مولوی صالح محمد صاحب کماسی افریقہ
(۵۱) چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ لنڈن
(۵۲) نسیم سیفی صاحب لیگوس
(۵۳) رشید احمد صاحب معرفت افریقن کراچی
(۵۴) زینب حسن صاحبہ ڈھاکہ
(۵۵) چوہدری فضل کریم صاحب بوریوالہ
(۵۶) خلیل احمد صاحب اوکاڑہ
(۵۷) ملک محمد شفیع صاحب بشیر احمد صاحب بورنیو
(۵۸) سیکرٹری مال کورنگی کراچی
(۵۹) عبد الرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازی خان
(۶۰) عبد العزیز صاحب کندھ کوٹ
(۶۱) فضل الرحمٰن صاحب اسلم نائب تحصیلدار کبیر والہ
(۶۲) لفٹیننٹ کرنل اقبال احمد صاحب نوشہرہ
(۶۳) مولوی خلیل احمد صاحب ناصر سنگٹن
(۶۴) خادم حسین صاحب لاہیدن۔ کوئٹہ
(۶۵) ڈیلی کلاتھ ہاؤس۔ گوجرانوالہ
(۶۶) شیخ محمد یعقوب صاحب کراچی
(۶۷) یونس خان صاحب امین آبادی۔ سرگودھا
(۶۸) سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد
(۶۹) مولوی بشارت احمد صاحب دہلوی قادیان
(۷۰) ناظر صاحب اعلیٰ قادیان
(۷۱) مکرم محمود الحسن صاحب ڈھاکہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ماسٹر عبد المجید صاحب بھٹی بی اے بی ٹی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ ضلع راولپنڈی کو ۱۴ و ۱۵/۱/۵۳ (بروز بدھ اور جمعرات) کی درمیانی شب بیٹی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب کرام دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو بابرکت صالحہ و خادمہ دین بنائے۔ نومولودہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ کی پوتی اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب اعجاز مینیجر الفضل کی نواسی ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۳ء

التواء

پنجاب مسلم لیگ کونسل نے کل اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ۲۱ تاریخ کو پاکستان دستور ساز اسمبلی میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر جو بحث شروع ہونے والی ہے اس کو ملتوی کر دیا جائے۔

اس قرارداد کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو باہمی فیصلہ کرنے کے لئے وقت مل جائے۔ تاکہ بحث کے وقت کوئی غیر معمولی تلخ صورت حال پیدا نہ ہو۔ ہماری رائے میں یہ مطالبہ قابل اعتنا ہے۔ دستور سازی کا معاملہ نہائت اہم ہے۔ اور جو بات صلاح و مشورہ سے طے ہو جائے۔ اس کے لئے ہنگامہ خیزی کرنا کسی طرح ملکی مفاد کے لئے موزوں نہیں سمجھا جا سکتا۔

یہ درست ہے کہ قانون سازی میں پہلے ہی بہت تاخیر ہو چکی ہے۔ اور اب مزید تاخیر نہیں چاہیئے۔ لیکن اگر چند دنوں کی بات ہے۔ اور اس سے ایک اہم غرض پوری ہوتی ہو۔ تو اتنی سی تاخیر کا کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ دور از کار باتوں میں وقت ضائع کیا جائے۔ اس وقت پاکستان ایک نہائت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اور تمام عناصر اربعہ کے ایسے امتزاج کی ضرورت ہے جس سے صحت عنداللہ فضائے ملک میں قائم رہے۔ اور محض نفسانی یا ذاتی صوبائی یا فرقہ دارانہ اختلافات کو طول نہ دیا جائے۔

اگر مرکز نے پنجاب مسلم لیگ کونسل کے اس مطالبہ کو مان لیا۔ اور اسمبلی کا اجلاس کچھ روز کے لئے ملتوی کر دیا۔ تو ہمیں امید ہے کہ اس وقفہ کا بہترین استعمال کیا جائے گا۔ اور اسکو فضول باتوں میں ضائع نہ ہونے دیا جائے گا۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے گا کہ تخریب پسند عناصر اس وقفہ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

علمائے کرام کی مجلس

احراری مولویوں اور مودودیوں کے فرقہ پرست اور اقتدار شکار امیر مودودی صاحب کے اکسانے پر سال دو سال کا عرصہ ہوا کراچی میں ۳۱ علماء سر جوڑ کر بیٹھے اور انہوں نے قرآن پاک کے مقابلہ میں "اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں" کے نام سے ایک نیا سیاسی قرآن گھڑ کر رکھ دیا۔ اس میں قرآن و سنت کے مقدس پردے میں احراری پیر کے جادو سے مسحور ہو کر مسلمانوں کو فرقہ پرستی کی دائمی لعنتی زنجیر میں جکڑے رکھنے کے لئے نہائت ہوشیاری سے ایسی باتیں لکھیں۔ جو قرآن و سنت کے بالکل متضاد ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے قرآن میں تو صرف دو فریق مانے گئے ہیں۔ حزب اللہ اور حزب الطاغوت مگر ان علمائے کرام نے اسلامی ریاست میں مسلمہ اور غیر مسلمہ اسلامی فرقوں کی نئی تقسیم کی ایجاد بندہ کر ڈالی ہے تاکہ قرآن و سنت مقید ہو جائیں۔ کوئی نیا فرقہ مسلمانوں میں رہ نہ پا سکے۔ اور اب انسان تو انسان اگر خدا و رسول بھی چاہیں تو کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ ۳۱ علمائے کرام اب کہہ گئے سو کہہ گئے۔

جب یہ الکتاب تیار ہو چکی تو مودودیوں نے اسکو حرز جان سمجھ کر قارونی خزانے کے بل پر اسے کئی کئی دلآویز اسلوب سے متوازی تلاوت کے لئے چھپوا کر شائع کیا۔ مگر مسلمانوں نے کچھ دھیان نہ دیا۔ اور آخر ایک مدت تک یہ زینت طاق نسیان بنی رہی۔ اب جب دستور ساز اسمبلی کی بنیادی کمیٹی کی سفارشات کا چرچا پھر ہوا۔ تو مودودیوں نے ہوا سونگھ کر کہ اپنا موسم آ گیا ہے بقول خود ان ۲۲ نکات کا عطر پہلے تو آٹھ ہی نکات میں نکالا۔ مگر جب این الوقت مودودی صاحب کی رگ فرقہ پرستی زور سے پھڑک اٹھی تو ہر سبھے سبھوک میں سے بڑی کوشش کے ساتھ ایک اور نکتہ نچوڑ کر آٹھ نکاتی کو نو نکاتی بنا لیا۔ اس نو نکاتی مطالبہ کے سہارے پر دو دو تین ہفتے منائے گئے۔ اور علمائے کرام کے لئے پھر دانہ و دام کا اہتمام کیا گیا

آخر جب بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے اپنی سفارشات اسمبلی میں پیش کر دیں تو مودودی صاحب اپنے احراری مبلغوں سمیت کراچی جا پہونچے۔ اور وہاں جاتے ہی پہلے تو ایک اور نو نکاتی شگوفہ چھوڑا جس کا ذکر ہم ابھی ابھی اوپر کر چکے ہیں۔ جب اس سے کسی قدر فراغت ہوئی تو پھر علماء کو لے کر بیٹھ گئے۔ اور "سفارشات" کو ۲۲ نکاتی ضمیمہ ۸ نکاتی ضمیمہ ۹ نکاتی خوردبینوں سے مشاہدہ کرنے لگے کہ اتنے میں باہر سے شور اٹھا کہ "ہم بھی علماء ہیں ہم کو بھی اندر آنے دیا جائے" اندر والوں نے جب باہر جھانکا۔ تو ایک بے پناہ ہجوم کھڑا پایا جو اندر گھسا آتا تھا۔ یہ دیکھ کر پہلے تو دروازہ بند کر دیا۔ مگر جب اخبارات میں چہ میگوئیاں ہوئیں۔ تو ایک بیان داغ دیا۔ اور قربانی کا بکرا مولانا احتشام الحق صاحب جیسے مسلم گیر عالم کو بنایا گیا۔ ملاحظہ ہو خبر مع بیان مولانا احتشام الحق صاحب کا لفظ بلفظ نقل از روزنامہ "تسنیم" لاہور مورخہ صالحانہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۳ء اصل ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء

کراچی ۱۵ جنوری۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے مشاہیر علماء کا اجتماع آج ۱۰½ بجے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی صدارت میں شروع ہوا اور مسلسل چھ سات گھنٹے تک جاری رہا اور ترمیمات پر غور ہوتا رہا ہے۔ کل ۱۴ جنوری کو ۱۰½ بجے سے پھر اجلاس ہوگا۔ علماء کے اجتماع میں بعض حضرات کے اضافے کے متعلق اخبارات میں پیدا کی جانے والی غلط فہمی کے ازالے کے لئے جناب صدر نے ایوان کی رائے سے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔ کل پاکستان کے علماء کے اجتماع کی توجہ اس بیان کی طرف منعطف کرائی گئی۔ جو بعض مقامی اردو اخبارات میں شائع ہوئی۔ اور اس میں متفقہ طور پر ایک اپیل کی گئی۔ اور یہ طے پایا کہ سابق ۳۱ علماء کے ساتھ ان چند علماء کو بھی دعوت شرکت دی جائے جو پہلی مجلس میں شریک نہ تھے۔ مگر مولانا احتشام الحق صاحب نے صرف اپنی رائے سے متعدد مشہور علماء کے نام قلمزد کر دیئے۔

یہ بیان حقیقت کے خلاف ہے کیونکہ مولانا احتشام الحق صاحب نے ان تمام حضرات کے اسمائے گرامی پیش کر دیئے تھے۔ جو کراچی اور باہر کی مختلف جماعتوں کی طرف سے تجویز کئے گئے تھے۔ اور جن میں محولہ بیان میں جن بزرگ کا نام ہے وہ بھی شامل تھا لیکن اس اجتماع نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ پچھلے اجتماع میں جو حضرات مدعو کئے گئے تھے ..... اس اجتماع میں صرف وہی شریک کئے جائیں۔ اور اس اضافہ کا دروازہ نہ کھولا جائے۔ کیونکہ اضافہ کے مطالبے اس کثرت سے آئے ہیں کہ اگر سب کو شریک کر لیا جائے تو پھر یہ مجلس اتنی بڑی ہو جائے گی۔ کہ کام بآسانی نہ نمٹ سکے گا یہ اجتماع اخبارات سے اپیل کرتا ہے کہ ایسے بیانات کی اشاعت سے احتراز کریں۔ جس کی توثیق علماء کے اجتماع سے ذمہ دارانہ طور پر حاصل نہ کی گئی ہو۔ (تسنیم ۱۷ جنوری ۱۹۵۳ء)

سوال صرف ایک ہی ہے جب علمائے کرام کا ایک ہجوم دروازہ کے باہر کھڑا ہے۔ یہ ۳۱ علمائے کرام کس کے نمائندہ ہیں؟ اس کا کوئی جواب نہیں۔ تو پھر کیا یہ عوام کے نمائندے ہیں مگر خود ان علمائے کرام سے پوچھا جائے تو یقین ان میں سے ہر ایک یہی جواب دے گا۔ کہ ع

میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں

یا زیادہ سے زیادہ

نہ میں آیا نہ خود لایا گیا ہوں
فقط در پر ترے پایا گیا ہوں

دوسرا ضمنی مگر سوالوں کا سوال تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جب یہ اندر والے ۳۱ علمائے کرام بغیر نمائندگی کے خود بخود اس طرح سوچ سکتے ہیں۔ تو باہر کھڑے ہونے والے بھی بغیر نمائندگی کے کیوں خود اس طرح نہیں سوچ سکتے۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات فی کاپی ۱۲ کے حساب سے ہر جگہ مل سکتی ہے۔

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چک ۵۸ جو غالباً ضلع لائل پور کا چک ہے کی ایک عورت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگر ربوہ میں بنا بنایا مکان دس ہزار روپے تک مل سکے۔ تو وہ نقد خریدنے کو تیار ہیں۔ اگر ان کو اطلاع ملے۔ تو وہ اطلاع دیں۔ اور اگر کسی اور دوست کو ان کے متعلق پتہ ہو تو وہ دوست ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان سے بات کی جا سکے۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

درخواستہائے دعا

میرے والد ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر کا بایاں بازو تو فالج کی وجہ سے بے کار ہے مگر اب کئی ہفتوں سے دائیں بازو اور ہاتھ میں بھی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ شدید درد ہوتا ہے۔ اور کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ دو تین دن سے بخار سر درد اور دل میں گھبراہٹ بھی شروع ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار خورشید احمد اختر لاہور

(۲) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کرڈیال بافنوالہ آجکل مالی مشکلات میں ہیں۔ احباب خصوصاً [illegible] دعا فرمائیں

شذرات

تارا سنگھ کی بڑ

ماسٹر تارا سنگھ نے کانپور میں کہا۔

"ہماری سرکار اور ہماری حکومت وہی ہوسکتی ہے۔ جو ہمارے تمام گوردواروں کو واپس لے۔ میں اسی ملک کا وفادار رہ سکتا ہوں جو پاکستان کو ختم کر دے۔ اگر پنڈت نہرو پاکستان کو اپنا دوست اور اپنا ہمسایہ ملک سمجھتے ہیں۔ تو میں اس کا بھی مخالف ہوں۔ وقت آرہا ہے کہ اپنے دل کے حوصلے نکالو، پاکستان و ہندوستان میں جنگ ہونے والی ہے۔ میں کہتا ہوں پاکستان ختم ہوگا۔ پاکستان ہمارا دشمن ہے اس سے ضرور جنگ ہونی چاہیئے۔"

ماسٹر جی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پاکستان اس وقت ختم نہ ہو سکا جب مہاجرین کی بے پناہ طوفان امڈ آیا۔ اور ہندوستانی فوجیں کشمیر کے راستہ سے پاکستان کی سرحدوں کی طرف بڑھ آئیں۔ اور ہم ریڈ کلف ایوارڈ کی صریح بے انصافی کے باعث چپ اور بے بس ہو کر رہ گئے۔ تو اب کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

دوسرے جب آپ نے قائد اعظم اور مسلم لیگ کی پیشکش رد کر کے پاکستان کے گوردوارں کو خود بخود چھوڑ دیا تھا۔ تو اب آپ کو ان کی واپسی کی کیا فکر ہے؟

الاعتصام کی صدائے حق

اخبار الاعتصام نے گوجرانوالہ میں احمدیوں کے خلاف بائیکاٹ کی پر زور مذمت کرتے ہوئے ایک طویل اداریہ میں لکھا ہے۔

"ہمارے نزدیک یہ تحریک قطعاً غلط غیر ذمہ دارانہ اور مضر ہے۔ یاد رکھیئے قرآن نے ہمیں ہر حال میں متوازن رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور ہم سے بحیثیت مسلمان ہونے کے مطالبہ کیا ہے کہ دشمن میں بھی حدود عدل و اعتدال سے متجاوز نہ ہوں۔ اس اصول کے پیش نظر ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ اس نوع کی زیادتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور چپ رہیں۔ ہم اس طرز عمل کے خلاف شدید احتجاج بلند کرتے ہیں اگر یہ بدعت چل نکلی تو پورے پاکستان میں پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔"

مقاطعہ کے مقاصد کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"مقاطعہ کے بظاہر دو مقصد ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس طرح کے غیر شائستہ اور جارحانہ طرز عمل سے انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ اپنا اقلیت ہونا مان لیں۔ دوسرے یہ کہ اپنے عقائد سے توبہ کریں۔ غور کیجئے گا۔ دونوں صورتیں جہل اور غیر دانشمندانہ نظر آئیں گی۔ اگر مرزائی پاکستان میں موجودہ حالات میں اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ تو اقلیت کی صورت میں ان کو ان کی حفاظت کا یقین دلانا سخت احمقانہ ہے۔ دوسرا سبب اس روش کو حق بجانب ٹھہرانے کا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس طرح کی حرکات سے انہیں توبہ پر مجبور کیا جا سکے گا لیکن کیا کوئی سمجھدار آدمی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ بائیکاٹ سے عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جا سکتی ہے؟"

(الاعتصام ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء)

الاعتصام نے بائیکاٹ کے خلاف صدائے حق بلند کر کے اسلامی اخلاق کا نہایت عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ ہمارے ملک کو آج سب سے زیادہ ایمانی جرأت اور اخلاقی قوت کی ضرورت ہے۔ مگر یہی وہ چیز ہے جو روز بروز ہم میں معدوم ہوتی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں ہمارا ملکی پریس اگر اپنی اخلاقی ذمہ واری کا احساس کرے تو اس قسم کی انسانیت سوز تحریکات کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو سکتا ہے۔ لیکن ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اشاعت اسلام کا ذریعہ تبلیغ ہے

جماعت احمدیہ ساٹھ سال سے بتا رہی ہے کہ اشاعت اسلام کا اصل ذریعہ پہلے بھی تبلیغ تھا اور اب بھی تبلیغ ہے الحمد للہ کہ مسلمانوں کا اکثر فہمیدہ طبقہ تو عرصہ سے اس کی معقولیت تسلیم کر چکا ہے۔ اور اب سلسلہ کے شدید معاند بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ بطور ثبوت ادارہ زمیندار کے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھیئے۔

"اگرچہ مسیحی مبلغین نے اسلام کو عیسائیت کا زبردست حریف سمجھ کر دنیا میں یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ لیکن صداقت ان کے اس دعوے کو جھٹلاتی ہے۔ کیونکہ اگر اسلام کی اشاعت میں جبر و تشدد سے کام لیا جاتا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جو جماعتیں یا قومیں تلوار کی طاقت سے اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور کی گئیں۔ وہ اسلام سے مرتد ہو کر پھر اپنا آبائی دین اختیار کر لیتیں مگر تاریخ کوئی ایسا واقعہ نہیں بتا سکی۔ اسلام پھیلا ہے تو خدا کے نیک بندوں کی تبلیغی سرگرمیوں یعنی اخوت و محبت نیکی اور سچائی اور عدل و انصاف کی طاقتوں کو فروغ دینے سے۔ تبلیغ اسلام ہی کے صدقے میں فرزندان توحید نے بڑی بڑی سلطنتیں قائم کیں۔"

(زمیندار ۲ جنوری ۱۹۵۳ء صہ ۳)

کیا یہ جماعت احمدیہ کے علم کلام کی زبردست فتح نہیں کہ تلوار کا شور مچانے والے تبلیغ اسلام کی غیر محدود قوت و شوکت کا کھلے بندوں اعلان کر رہے ہیں۔

عجیب و غریب فیصلہ

"زمیندار" نہایت دکھ بھرے الفاظ میں رقمطراز ہے کہ:۔

"کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ گزشتہ چند صدیوں سے فرزندان اسلام بالخصوص علمائے کرام نے اسلام کی باقاعدہ اور منظم تبلیغ سے کوئی سروکار نہیں رکھا۔" (۲ جنوری ۱۹۵۳ء)

اخبار زمیندار نے آج سے ستائیس برس پیشتر جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے۔ جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے" (زمیندار ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء)

یہ تو ۲۶ سال پہلے کی بات تھی۔ مگر اب ۲۶ سال بعد یہ انقلاب واقع ہو چکا ہے۔ کہ جو "فرزندان اسلام اور علمائے کرام" صدیوں سے تبلیغ اسلام سے بیگانہ ہیں زمیندار ان کا حاشیہ بردار ہے۔ اور جو جماعت اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ وہ اس کے نزدیک غیر مسلم اور مرتد قرار دیئے جانے کے قابل ہے۔ اے کاش ادارہ زمیندار اپنے اس عجیب و غریب فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔

سربراہ کون ہوگا

"آزاد" (۲۹ دسمبر ۱۹۵۲ء) لکھتا ہے۔

"خواجہ ناظم الدین نے اپنی وضاحتی تقریر میں اس بات کا خود اعتراف کیا ہے کہ انگلینڈ میں بادشاہ کا نہ صرف عیسائی ہونا شرط ہے۔ بلکہ چرچ آف انگلینڈ پر اس کا عقیدہ ہونا ضروری ہے۔ یہ دلیل کسی حد تک خواجہ صاحب کے لئے تو شاید کم درجہ وقعت ہو۔ مگر ہمارے لئے وزن دار ہے۔ کہ جس طرح انگلینڈ کے بادشاہ کا چرچ آف انگلینڈ پر عقیدہ ضروری ہے۔ اسی طرح پاکستان کے سربراہ کے لئے صرف مسلمان ہونا ہی شرط نہ ہو۔ بلکہ ختم نبوت پر عقیدہ شرط ہو۔ اور وہ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کے اجراء کا معتقد نہ ہو"

ختم نبوت کے متعلق احراریوں کی یہ تشریح اگر قبول کر لی جائے۔ تو آئندہ حکومت پاکستان کا سربراہ کوئی مسلمان نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ تمام مسلمان حضرت عیسےٰ علیہ السلام جیسے نبی کی آمد کا ضرور عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور یوں بھی حنفیوں، دیوبندیوں اور شیعوں، احمدیوں غرضیکہ سب فرقوں پر ختم نبوت کے منکر ہونے کے فتوے مدتوں پیشتر لگ چکے ہیں اور آج بھی لگائے جاتے ہیں۔ پھر فرمایئے۔ کہ ان تمام فرقوں کو چھوڑ کر کیا آپ جیو یا عیسائی یا مسٹر گبن کو سربراہ بنائیں گے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد اور دینی خدمات

رپورٹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۵۲

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل

جزیرہ بالی

جزیرہ بالی پرانے انڈونیشین تمدن اور پرانی تہذیب کا آئینہ دار ہے۔ اس جزیرہ کی اکثریت ہندو افراد پر مشتمل ہے۔ اس جگہ مکرم میاں عبدالحی صاحب پرائیویٹ ملاقاتوں تقسیم لٹریچر اور بعض دیگر ذرائع سے یہاں کے باشندوں کو اسلامی تعلیم سے آشنا کرنے میں مصروف ہیں۔ گذشتہ ماہ آپ کو یہاں کے ایک سابقہ راجہ سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ راجہ صاحب موصوف کو بعض اسلامی ممالک کی سیاحت کا بھی موقعہ ملا ہے۔ چنانچہ دوران ملاقات میں مختلف اسلامی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ ریاست کے ایک اور بڑے افسر سے بھی مکرم میاں صاحب کی ملاقات ہوئی۔ جس سے خاص طور پر اسلامی حکومت کے تصور پر بحث رہی مکرم میاں صاحب نے اس امر کی وضاحت کی۔ کہ اسلامک سٹیٹ کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ وہاں صرف مسلمان ہی بس سکتے ہیں۔ اور غیر مسلموں کے لئے وہاں کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔ بلکہ حقیقی معنوں میں اسلامی حکومت ہی ایسی حکومت ہے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے بہت وسیع رواداری کے اصولوں کی حامل ہے۔

گذشتہ دنوں بالی میں ایک ہفتہ کے لئے انگریزی لٹریچر کی نمائش ہوئی۔ جس کے غیر مسلم منتظمین کی طرف سے ہمارے مبلغ سے بھی درخواست کی گئی۔ کہ وہ اسلام سے متعلقہ انگریزی لٹریچر مہیا کریں۔ چنانچہ مکرم میاں صاحب نے اس کے لئے کتب مہیا کیں۔ جن میں سے تفسیر القرآن انگریزی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جو لوگوں کے لئے جاذب توجہ ثابت ہوئی۔ اس کے علاوہ پاکستان سے متعلقہ لٹریچر بھی ہماری طرف سے پبلک کے سامنے پیش کیا گیا۔

اسی نمائش کے ضمن میں ایک تقریر کے لئے بھی ہمارے مبلغ کو کہا گیا۔ جس کا موضوع یہ تھا "ہندوستان میں اردو اور انگریزی کی ترویج" اس سلسلہ میں مکرم میاں صاحب نے اردو زبان کی تاریخ کے بیان کرنے کے بعد مختلف دلائل سے اس امر کو ثابت کیا کہ اردو زبان سارے ہندوستان یعنی بھارت اور پاکستان کی مشترکہ زبان ہونے کی حیثیت پوری اہلیت رکھتی ہے۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ انڈونیشین اور اردو زبان کا بھی کلچرل طور پر آپس میں ایک گہرا تعلق ہے۔ جس کے ثبوت میں آپ نے بیسیوں ایسے الفاظ پیش کئے۔ جو دونوں زبانوں میں مشترکہ طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

مشرقی جاوا

اس علاقہ کا مرکز شہر سرابایا ہے۔ جہاں مکرم مولوی زہدی صاحب مساعی دینیہ میں مصروف ہیں۔ گذشتہ ماہ آپ نے ایک لمبا دورہ کیا۔ جس میں تقاریر اور پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ اور تربیت کے فرائض انجام دیئے۔ سرابایا میں ایک خاص جلسہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر مکرم مولوی صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ایک حصہ میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا افضل الانبیاء ہونا ثابت کیا۔ اور دوسرے حصہ میں آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق اور فدائیت کو پیش کیا۔ جو انہیں اپنے محبوب حضرت نبی اکرم صلعم کی ذات سے تھی۔

علاقہ سرابایا میں ایک جگہ ایک مسجد بنانے کی بھی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالے ان کوششوں کو بار آور فرماوے۔ آمین

وسطی جاوا

اس علاقہ میں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مصروف تبلیغ ہیں۔ جوگجا اور سمارنگ اس علاقہ کے دو بڑے شہر ہیں جنہیں کچھ کچھ وقت آپ کا قیام رہتا ہے ان دونوں شہروں میں بفضلہ ہماری جماعت موجود ہے۔ گذشتہ ماہ جوگجا میں ایک خاص جلسہ اس غرض سے کیا گیا۔ تا احمدیت کے متعلق لوگوں کو پوری پوری واقفیت کرائی جائے۔

مغربی جاوا

مکرم ملک عزیز احمد صاحب نے اس علاقہ کی بعض جماعتوں کا دورہ کیا اور ان کے اندر پرائیویٹ ملاقاتوں نیز درس و تدریس اور تربیتی تقاریر کے ذریعہ بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آپ نے بیس کے قریب ایسی تقاریر پیدا کیں۔ درس و تدریس میں آپ نے اکثر تفسیر کبیر کے معارف سے احباب کو بہرہ ور کیا۔ نیز اشاعت اور افادہ عام کی غرض سے آپ نے تفسیر کے بعض حصوں کا ترجمہ بھی کیا۔ جسے بالاقساط ماہوار مجلہ میں شائع کیا جا رہا ہے

مکرم ملک صاحب کی صحت گو عرصہ زیر رپورٹ میں کچھ ناساز ہی رہی۔ احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

سماٹرا

سماٹرا کے وسطی حصہ میں مکرم حکیم عبدالرشید صاحب مرشد فرائض تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔ گذشتہ ماہ آپ نے اس علاقہ کی جماعتوں کا ایک دورہ کیا جس میں جماعتوں کے مالی اور تربیتی امور کی نگہداشت کی۔ شمالی اور جنوبی سماٹرا کے حصوں میں مکرم زینی دحلان صاحب اور مکرم محمد ایوب صاحب علی الترتیب متعین ہیں۔ اور خدمت دین بجا لا رہے ہیں۔

جاکرتا

جاکرتا میں مساعی زیادہ تر مرکزی یا دفتری نوعیت کی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ماہ نومبر کے آخر میں بعض اہم جماعتی امور پر غور و خوض کرنے کے لئے جملہ عہدیداران اصلاع جماعتہائے انڈونیشیا کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا اس اجلاس میں مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب اور خاکسار نے بھی شرکت کی۔ یہ اجلاس رات ساڑھے آٹھ سے شروع ہو کر ساڑھے تین بجے صبح تک مسلسل جاری رہا۔ اس مشاورتی اجلاس میں ہونے والی کنونشن کے ضمن میں بھی بعض امور پر غور کیا گیا۔

سالانہ کنونشن کے موقعہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا مبارک اور روح پرور پیغام جو آپ نے از راہ نوازش جماعت انڈونیشیا کے نام عطا فرمایا وہ پہنچ چکا ہے۔ اور جسے ترجمہ کر کے انڈونیشین زبان میں شائع کرنے کے سامان مکمل کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالے حضور اقدس کا یہ پیغام آئندہ رپورٹ کے ساتھ پیش خدمت کیا جا سکے گا۔

سالانہ کنونشن دسمبر کی ۲۶-۲۷-۲۸ تاریخ کو تاسکملایا میں ہوگی۔ جس کے لئے جماعت میں تیاریاں شروع ہیں۔ جماعتوں کے لوکل طور پر اجلاس ہو رہے ہیں۔ جن میں نمائندگان کا انتخاب عمل میں آ رہا ہے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ اس کانفرنس کو ہر رنگ کامیاب فرماوے اور اس کی برکات سے فیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

دفتری کام

کے سلسلہ میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ گذشتہ ماہ بجٹ کی تیاری گذشتہ سال کے آمد و خرچ اور چندوں کے حساب کتاب۔ اور سالانہ رپورٹ کی تیاری کے سلسلہ میں از حد مصروف رہے۔ آپ کی صحت گو ان دنوں میں تسلی بخش نہیں تھی تاہم دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ ان مذکورہ امور کی انجام دہی میں بھی آپ نے بڑی محنت سے کام کیا۔ احباب جماعت سے خاص طور پر ان کے مفید وجود کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خدام الاحمدیہ

بفضلہ تعالے خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا قدم ترقی پذیر ہے اور قدم قدم پر ایک زندگی نظر آتی ہے۔ گذشتہ ماہ سے یہاں کے خدام کی ایک مرکزیہ سب کمیٹی یہاں کے لئے خدام کا دستور اساسی مرتب کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں خدام کے ۵ تفصیلی اجلاس ہوئے۔ جس میں مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب اور خاکسار شریک ہوتے رہے۔ مکرم مولوی احمد نور الدین صاحب نے بھی اس بارہ میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔

جماعت کا ماہوار مجلہ

بفضلہ تعالے حسب معمول شائع ہوا اس کی تیاری زیادہ تر مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی مساعی کی ہی مرہون منت ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ مجلہ احباب جماعت کے علاوہ بڑے بڑے لیڈروں تک بھی پہونچایا گیا

ایک طالب العلم کی ربوہ کو روانگی

الحمد للہ کہ انڈونیشیا سے ایک اور طالب علم مسمی منصور احمد حصول تعلیم کی غرض سے ربوہ کو روانہ ہو چکے ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالے جلد سے قبل ربوہ پہونچ جائیں گے۔ طالب علم موصوف کی خواہش ہے کہ وہ اپنی زندگی کو سراسر خدمت دین ہی کے لئے وقف کر دیں۔ ان کی شدید خواہش اس امر سے ہی عیاں ہے کہ وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لئے اپنی جائداد کا ایک خاصہ حصہ فروخت کر چکے ہیں۔ اور ۲ سال سے گھر سے بے گھر ہو کر ربوہ جانے کی انتظار میں دن گزار رہے تھے۔ بالآخر خدا تعالے نے اس طالب علم کا خلوص قبول فرمایا۔ اور ربوہ پہونچنے کے حالات پیدا کر دیئے اور اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ اس نوجوان کی ان مخلصانہ مساعی میں برکت دے۔ امین۔

درخواست دعا

ہمارے لوکل مبلغ سماٹرا مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ذیابیطس کی بیماری سے بیمار ہیں۔ نیز مکرم مولوی ابوبکر صاحب (مبلغ ہالینڈ) کے فرزند ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

قائدین خدام الاحمدیہ کی ضروری توجہ کیلئے

"خدام الاحمدیہ کو تعلیم کے عام کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر وہ یہ کریں۔ تو جماعت کے اخلاق بھی بلند ہو سکتے ہیں ..... کتابیں پڑھنے سے ان کا ذہن صیقل ہوگا اور پھر اخلاق بلند ہوں گے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء)

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احکام قرآن

بیاہ شادی کے متعلق اسلامی احکام

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب)

مرد اور عورت کے تعلقات کے متعلق غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی بعید سے لے کر زمانہ حال تک تاریخی حیثیت سے اس پر تین دور گذر چکے ہیں پہلا دور وہ تھا جبکہ انسانی ذہن ارتقاء کے ابتدائی منازل سے گذر رہا تھا۔ اخلاقی پابندیوں اور تمدنی نظام سے وہ لوگ بالکل ناآشنا تھے۔ ان کی معاشرتی زندگی قریب قریب حیوانی زندگی کے مشابہ تھی۔ باقاعدہ شادیاں نہ ہوتی تھیں نہ ان کے درمیان کوئی مستقل معاہدات ہوتے تھے جو ان دونوں کو آپس میں اکٹھا رکھنے اور ایک دوسرے کو باہمی ذمہ داریاں ادا کرنے پر مجبور کر سکیں۔ بلکہ ان کے تعلقات حیوانوں کی طرح ہوتے تھے جس کے نتیجہ میں اکثر اوقات بچوں کو اپنے والد کا اور والد کو اپنے بچوں کا بھی علم نہ ہوتا تھا۔

دوسرا دور

دوسرا دور وہ ہے جس میں عورت کو انسانی سوسائٹی میں ایک لعنت خیال کیا جاتا تھا۔ اس کی حیثیت غلاموں سے زیادہ نہ تھی۔ معاشرتی نظام میں شادیاں اگرچہ باقاعدہ معاہدات کے ماتحت ہوتی تھیں اور مستقل حیثیت رکھتی تھیں۔ لیکن اس دور میں خاوند اپنی بیوی کو ایک جائیداد سمجھتا تھا۔ وہ اس جائیداد کو بیچ سکتا تھا۔ مہمان نوازی کے لئے اس کی عارضی خدمات اپنے مہمانوں کے لئے پیش کرتا تھا۔ اس کی معمولی سے معمولی غلطی پر عبرتناک سزائیں دیتا تھا۔ اس کی زندگی اس کے رحم وکرم پر ہوتی تھی۔ ہندوؤں میں ستی کی رسم اور خاوند کی وفات کے بعد عورت کو کسی دوسری جگہ شادی نہ کرنے کا حکم اسی دور کی یادگار ہے۔

تیسرا دور

تیسرا دور وہ ہے جس میں عورت کو مرد کے سے حقوق دیئے گئے باقاعدہ شادیاں ہونے لگیں۔ عورت پر مرد کے اور مرد پر عورت کے حقوق متعین ہو گئے۔ مرد کے ذمہ روزی کمانا اور بیوی بچوں کا پیٹ پالنا۔ محنت و مشقت کرنا اور عورت کے ذمہ گھر میں رہ کر بال بچوں کی پرورش کرنا۔ گھر کا انتظام اور حفاظت کرنا۔ مرد کی آسائش اور آرام کا خیال رکھنا قرار دیا گیا۔ اسلام کی عالمگیر تعلیم بھی اسی دور میں نازل ہوئی اور آجکل کی یورپین تہذیب کی نام نہاد نفسیاتی موشگافیاں بھی اسی دور کی پیدائش ہیں۔

یورپ میں عورت پر مظالم اور اس کا رد عمل

اسلام کی عالمگیر تعلیم نازل ہونے کے بعد بھی یورپ میں دوسرے دور کے اثر کے ماتحت بعض مظالم جائز سمجھے جاتے رہے ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۰ء تک مردوں کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنی عورتوں کو قید کر سکیں۔ اخباروں کے صفحات پر اکثر شہادتیں موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کو بازار میں گلے میں رسی باندھ کر لایا جاتا تھا اور وہ فروخت کی جاتی تھیں۔ ۱۸۳۰ء تک ایسے واقعات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ عورتیں دس روپیہ تک فروخت ہوئیں۔ عموماً شوہر کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنی بیوی کو فروخت کر سکے اور خریدنے والے کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ فروخت شدہ عورت کو اپنی زوجیت میں داخل کر لے۔ بالآخر اسی یورپ میں اس کا ردّعمل یہ ہوا کہ مردوں میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا کہ عورت اگر مرد سے بہتر اور برتر نہیں تو ہر رنگ میں اس کے برابر ضرور ہے یا یہ کہ عورت میں یہ استعداد موجود ہے کہ اگر کوشش کرے تو مرد کے برابر ہو سکتی ہے خواہ اس میں مدیاں ہی کیوں نہ لگ جائیں۔

اس کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ اہل یورپ یا تو اسلامی اصولوں سے بالکل ناواقف ہیں یا اگر بعض مستشرقین اسلامی تعلیم سے کسی حد تک واقف ہیں تو وہ اس تعلیم کی برتری کے قائل نہیں ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عورتوں کے اس مطالبہ کا کوئی معقول اور مسکت جواب نہ دے سکے کہ عورتیں بھی ہر قسم کی سیاسی تمدنی اور معاشرتی دوڑ میں اسی طرح شامل ہونے کی استعداد رکھتی ہیں جس طرح مرد رکھتے ہیں۔

چنانچہ Mary Wallstonecraft اپنی تصنیف A Vindication of the Rights of Women" میں لکھتی ہیں کہ:۔

"عورتیں مرد ہیں جیسے ایک اور ایک اس لئے تمدنی، سیاسی اور شخصی سلوک ان کے ساتھ بالکل وہی ہونا چاہیئے جو مردوں سے کیا جاتا ہے۔ عورتوں کو وہی تعلیم دینا چاہیئے جو مردوں کو۔ عورتوں پر وہی اخلاقی معیار چلنا چاہیئے اور ان کی سیاسی ذمہ داریاں اور حقوق وہی ہونے چاہئیں۔ عورتوں کے لئے وہی کام کے مواقع اور وہی کام ہونا چاہیئے جو مردوں کا اور یہ کہ عورتوں کو جہاں تک ممکن ہو عموماً مردوں کی طرح ہی عمل کرنا چاہیئے"۔

بالآخر عورتوں کے اس مطالبے نے اس حد تک طاقت پکڑی کہ بعض مردوں نے بھی اس زاویہ سے سوچنا شروع کیا جس زاویہ سے عورتیں سوچتی ہیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک انگریز مصنف Emaerence M Lamouche نے اپنی کتاب (The New Era Womans عصر جدید کی عورت) میں یہاں تک لکھ دیا کہ

"ذلیل ترین فاحشہ عورت بہترین مرد سے اعلیٰ ہے"۔

یورپ کے مردوں کی اس اخلاقی شکست کی اصل وجہ یہ تھی ان کے سامنے کوئی ایسی تعلیم نہیں تھی جو ہر لحاظ سے مکمل ہو اور زندگی کی دوڑ میں ہر ہر قدم پر ان کی راہنمائی کر سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ جادہ راہ سے ایک قدم بھی بھٹک گئے تو وہ ایسی بھول بھلیوں میں پھنس گئے کہ جس سے نکلنا اب ان کے بس کا روگ نہ رہا۔ اسلامی تعلیم جو کہ ساری دنیا کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل پیش کرتی ہے جس کے مطابق عمل کرنے سے انسان اپنے آپ کو ہر مرحلہ پر مطمئن پاتا ہے ہمیں اس مخمصے سے بھی نجات دلاتی ہے کیونکہ اس نے ہمارے سامنے مرد اور عورت کے حقوق۔ مرد اور عورت کی ذمہ داریاں اور ہر دو کی انفرادی حیثیت کا مکمل خاکہ کھینچ کر رکھ دیا ہے جس کو مدنظر رکھ کر زندگی کے اس سفر کو آسانی سے طے کر سکتے ہیں جس طرح ایک جہاز کا کپتان یا ایک پائیلٹ اپنے بحری یا ہوائی نقشہ کو دیکھ کر اپنے جہاز کو بڑی آسانی کے ساتھ سمندر کی تہ میں چھپی ہوئی چٹانوں اور فضا کے خطرناک منطقوں سے بچا کر منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

یورپین مصنفین کے ان خیالات کا جواب جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے میں بعد میں بیان کروں گا پہلے میں اسلام کی اس تعلیم کا ذکر کرتا ہوں جو اس نے ہمارے سامنے پیش کی ہے اور جس کو ملحوظ خاطر رکھ کر ہم ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔

عورت کے متعلق اسلام کی تعلیم

عفت و پرہیزگاری ایک ایسا رستہ ہے جس میں راہ رو کو کسی قسم کا خطرہ اور کھٹکا نہیں ہے اس کے بالمقابل شہواتی جذبات سے مغلوبیت اور اعتدال سے تجاوز زندگی کا ایک ایسا خطرناک موڑ ہے جس پر ایسے ایسے تصادم ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں انسانی زندگی کی گاڑی پاش پاش ہو جاتی ہے۔ اس کے کل پرزے اس قدر ٹوٹتے اور بکھرتے ہیں کہ اس کے بعد کوئی کارخانہ نہیں مرمت نہیں کر سکتا۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قانون قدرت نے ہر زہر کا تریاق اس کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے جیسے جنگل میں جہاں کہیں زہریلی بوٹی پائی جاتی ہے سائنسدانوں کی تحقیق ہے کہ اس بوٹی کے بالکل ساتھ ہی ایسی بوٹی ملے گی جو اس کا تریاق ہوگی۔ لیکن جو لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کم علمی کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ شہوانی جذبات کی برانگیختی اور ان کا حد سے تجاوز کرنا ایک زہر ہے جس کا تریاق اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی ساتھ پیدا فرما دیا ہے۔ اگر مرد کے جسم کے اندر یہ زہر سرایت کر جائے تو اس کا تریاق قدرت نے اس کی بیوی کو تجویز کیا ہے۔ اور اگر عورت میں یہ زہر غلبہ کر جائے تو اس کا تریاق اللہ تعالیٰ نے اس کے خاوند کو تجویز کیا ہے۔ اس قانون قدرت کی ترجمانی قرآن مجید میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

(سورہ بقرہ ع ۲۳) کہ وہ (بیویاں) تمہارے لئے (خاوندوں کے لئے) بطور لباس کے ہیں اور تم (خاوند) ان کے لئے (بیویوں کے لئے) بطور لباس کے ہو۔

اس آیت میں کئی پہلوؤں سے اس عقدہ کو حل کیا گیا ہے۔ (اوّل) جس طرح لباس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ انسان کے عیوب کو ڈھانپ دیتا ہے۔ اس کو گرمی کی گرمی اور سرما کی سردی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی طرح شہوانی جذبات کی برانگیختی بھی ایک عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیوی کے اس عیب کو ڈھانپنے کے لئے اس کے خاوند کو مقرر کیا ہے۔ اور خاوند کے اس عیب کو ڈھانپنے کے لئے اس کی بیوی کو مقرر کیا ہے۔ پس اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ ایک دوسرے کے عیب کو ڈھانپنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے تو یقیناً ان کی زندگی اعتدال کے اندر عفت اور پرہیزگاری کے ماتحت گذرے گی اور زندگی کے اس سفر میں کسی مرحلہ پر بھی کوئی ایسا ناگوار حادثہ پیش نہیں آئے گا جو کہ ان کی تباہی و بربادی کا موجب بنے۔

(دوم) لباس انسان کے لئے زینت اور عزت کا کام دیتا ہے۔ اس لحاظ سے جب انسان کے حیوانی جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں اور وہ ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے۔ کوئی غلط اقدام کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اس کے لئے نہایت خطرناک نکلتا ہے یا تو وہ کسی ایک مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے یا وہ سوسائٹی میں بدنام اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی وہ حکومت کے قانون کے مطابق سزا کا مستحق ٹھہرایا جاتا ہے اور ان سب کا مآل ذلت اور نکبت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ اسلام کے تجویز کردہ صحیح طریق کے مطابق اپنی اس بیماری کا علاج کرتا تو وہ سوسائٹی میں بھی عزیز سمجھا جاتا۔ اور قانون کی نگاہ میں بھی قابل عزت و احترام ہوتا۔

(سوئم) ہر شخص کا لباس اس کے جسم اور اعضاء کے مناسب حال تیار ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسرے کا لباس پہنتا ہے تو وہ اسے فٹ نہیں آتا بلکہ نہایت بدصورت معلوم ہوتا ہے جسے سوسائٹی میں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی بیمار آدمی کا لباس پہننے سے اسے بھی وہی بیماری لگ جاتی ہے

یہی حال اس معاشرتی لباس کا ہے اگر انسان اپنے عیب کو ڈھانپنے کے لئے کسی دوسرے کے لباس کو استعمال کرے گا تو وہ اس کے لئے فٹ نہ ہوگا۔ بلکہ وہ اس کی وجہ سے بجائے عزت پانے کے ذلت اٹھائے گا۔ اور پھر بعض متعدی بیماریوں کا بھی شکار ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ نہیں فرمایا کہ عورت کا لباس مرد ہے اور مرد کا لباس عورت ہے بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ عورت کا لباس اس کا خاوند ہے اور مرد کا لباس اس کی بیوی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو

حکیم و خبیر خدا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر زہر کا تریاق معین ہے سنکھیا کھانے والا اس تریاق سے نجات پائیگا۔ جو قدرت نے سنکھیا کیلئے تجویز کیا ہے۔ کچلا کھانیوالا اسی تریاق سے نجات پا سکے گا جو کچلے کیلئے مخصوص ہے۔ اسی حکمت کے ماتحت اس جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے قوامیت نہیں رکھی بلکہ تعیین کر دی ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے مغربی محققین کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی ایسی شریعت کی راہنمائی حاصل نہیں ہے۔ جو ہر زمانے اور ہر ماحول کے مطابق ہو۔ اس لئے وہ اب تک۔ اس مسئلے کی بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یہانتک کہ ان میں سے بعض نے تو یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ مرد اور عورت کے مستقل رشتے اور تعلق کی ضرورت ہی نہیں بلکہ عورت اپنے جذبات کی تسکین کسی مرد کے ذریعہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور مرد اپنے جذبات کے سیلاب کو کسی عورت کے ذریعہ سے کم کر سکتا ہے جیسے کہ Gilman اپنی کتاب Womans Coming of Age P. 119 میں لکھتے ہیں کہ:۔

"شادی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جو عورت مرد آپس میں ملنا چاہیں وہ آزادی سے جب چاہیں ملیں۔ یہ قطعاً کوئی برائی نہیں ہے۔"

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آج اہل یورپ کے رجحانات پھر دورِ اوّل کی حیوانی زندگی بسر کرنے کی طرف مائل ہیں۔ یہ محض موجودہ تہذیب و تمدن کی لعنت ہے جسے کسی کامل اور عالمگیر الہامی شریعت کی راہنمائی حاصل نہیں ہے اور یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ خود سخت پریشان ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کا کوئی حل نکل آئے۔

چنانچہ اہل یورپ کی اس بے بسی کا خاکہ "انگلینڈ کی مشہور مضمون نگار میڈم مارگریٹ نارمن" ان الفاظ میں کھینچتی ہے:۔

"عورت دنیا میں سکون و اطمینان پیدا کرنے کے لئے آئی تھی۔ لیکن میں دیکھتی ہوں کہ یورپ کی عورت دنیا کے لئے ہنگامہ اور بے چینی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ موجودہ زمانہ کے مردوں کی بے بسی قابلِ رحم ہے کہ وہ عورت جو کبھی مردوں کے زخم پہ مرہم رکھا کرتی تھی آج مردوں کے سینے کا زخم بن گئی ہے۔ یہ سب موجودہ تہذیب اور تمدن کی لعنت ہے۔"

پس اے یورپ کے بدقسمت لوگو! اے حق کے متلاشیو اسلام تمہارے ان زخموں کا مرہم پیش کرتا ہے۔ وہ تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تمہارے درد کا علاج دورِ اول کی حیوانی زندگی میں ہے۔ وہ تمہیں یہ بھی نہیں کہتا کہ تم عورتوں پہ اسی طرح ظلم کرو جسطرح تم دورِ ثانی میں کرتے رہے ہو بلکہ اس نے تمہاری اس خستہ حالی کو دیکھا ہے اور وہ تمہیں اس بات کی بشارت دیتا ہے کہ

وَمِنْ اٰیٰتِہٖۤ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْۤا اِلَیْہَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔

ترجمہ:۔ کہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کی طرف رغبت کرنے سے راحت لو اور اس نے تم (میاں بیوی) میں پیار و اخلاص پیدا کیا۔ جو لوگ سوچ سمجھ کر کام کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں قدرتِ خداوندی کی بے شمار کرشمہ سازیاں پنہاں ہیں۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ اس فلسفہ کو بیان کرتا ہے کہ زندگی کی اس کشمکش میں مردوں کو مشقتیں کرنی پڑتی ہیں اور کسب معاش۔ تنظیم خاندان۔ حفاظت ملک اور اسی طرح کی دیگر ہزاروں ذمہ داریاں جو مردوں پہ ہیں۔ ان کو بجالاتے وقت مردوں کے ساتھ مخلص اور محبت کرنے والی بیوی کا ہونا خدا تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ مرد کو یہ چند روزہ زندگی بسر کرنے کے لئے عورت کی احتیاج محسوس ہوتی ہے۔ اور عورت کو اس سفرِ دنیا میں مرد جیسے ہم سفر کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت صحیح معنوں میں اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے جبکہ ان دونوں کا آپس میں مستقل تعلق ہو۔ دونوں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ اس کا مفاد اس کے ساتھ وابستہ ہو اور اس کا دکھ اس کے لئے موجب تشویش ہو اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ دونوں میں ازدواجی تعلق ہو۔ کیونکہ مستقل طور پہ باہمی ہمدردی اور محبت اس تعلق کے بغیر ناممکن ہے۔ پس وہ لوگ جو کسی اور ذریعہ میں مستقل سکون کی امید رکھتے ہیں ان کی یہ امید ہمیشہ تشنۂ تکمیل رہے گی۔

تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں۔ ان پہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ضرور تکالیف اور ابتلاء آیا کرتے ہیں۔"

پھر فرمایا:۔

"مخالفوں کے مقابلہ میں جوش نہیں دکھانا چاہیئے۔ خصوصاً جو جوان ہیں ان کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں۔"

(ڈائری ۱۷؍فروری ۱۹۰۱ء)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

سالِ نو کے لئے پروگرام

قابلِ توجہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

جنوری ۱۹۵۳ء سے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۹؍۱؍۵۳ کے خطبہ جمعہ میں جماعتوں اور افراد کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر غور و فکر کرکے اور مشورہ کرکے پروگرام بنائے جائیں۔ اور نئی روح اور نئے جوش سے پروگرام کے مطابق عمل کیا جائے۔

(۲) یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ جب تک جماعتوں کے عہدیداران اپنے اندر چستی پیدا نہ کریں۔ تب تک جماعتوں کے اندر حرکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جماعتوں کے عہدیداران شروع سال میں ہی اپنے اندر چستی پیدا کریں اور تکلیف اٹھا کر بھی دینی کاموں میں حصہ لیں چند ماہ ایسا کرنے سے نیا ماحول پیدا ہو جائے گا اور کام میں غیر معمولی ترقی نظر آئے گی۔

(۳) نماز باجماعت۔ ذکر الٰہی۔ تلاوت قرآن کریم اور درود شریف وغیرہ دینی امور کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اور خاص اہتمام کیا جائے کہ جو لوگ جماعت میں شامل ہونے کے باوجود پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ اور دینی امور میں کمزور ہیں۔ ان کو آگے لایا جائے۔ اور جماعت کا حصہ بنایا جائے۔ اور ان کو جماعت کے ساتھ ملحق رکھنے کے لئے خاص کوشش کی جائے۔

(۴) جماعت کے مرحومین کی بیوگان اور اولادوں کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اور ان کو برے ماحول سے بچایا جائے۔ اور اسلامی ماحول میں لا کر ان کے دین و دنیا کو درست کیا جائے۔

(۵) ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوائی جائے۔ رپورٹ نظارت ہذا کے فارم پر آئے۔ اگر رپورٹ فارم نہ ہوں۔ تو دفتر نظارت تعلیم تربیت سے طلب کئے جائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

احمدیوں کا سالانہ جلسہ

(منقول از تنظیم پشاور ۸ جنوری ۱۹۵۳ء)

پاکستان کی جماعت احمدیہ کا ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کو بمقام ربوہ ضلع جھنگ سالانہ جلسہ کے لئے اجتماع رہا۔ مردوں کی حاضری پچاس ہزار سے زائد اور شامل جلسہ ہونیوالی مستورات کا اندازہ پندرہ ہزار کے قریب ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام مرزا بشیرالدین محمود کے صرف اس اعلان پر کہ دسمبر کے آخری ایام میں سالانہ جلسہ ہے ستر اسی ہزار نفوس کا ایک مرکز پر اکٹھا ہو جانا ایک بہت بڑا معجزہ اور پاک و ہند کی تاریخ میں بہت بڑا اجتماع ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ ایک عرصہ سے احمدیت کے خلاف ملک کے طول و عرض میں غم و غصہ اور ہیجان پھیلایا جا رہا ہے کہ یہ کافروں کی جماعت ہے اور خارج از اسلام ٹولہ ہے۔ یہ تمام لوگ جو اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ سوائے دو تین ہزار تماشائیوں کے جن کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا وہ احمدیت کے متعلق کیا تاثرات لے کر آئے۔ باقی سارے لوگ یہ جانتے تھے کہ مرزا بشیرالدین محمود نے وہاں دولت کے خزانے تقسیم نہیں کرنے بلکہ الٹا سلسلہ کے بعض شعبوں کے لئے امداد کی اپیل ہی کریں گے اور انہیں یہ بھی علم تھا کہ ملک کی اکثریت پر انہیں بے دین ظاہر کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے امام نے بیعت کے وقت کہا تھا کہ خدمت دین اور اشاعت اسلام کے لئے ایک فعال جماعت کا قیام مقصود ہے اور تمہیں دین کی خدمت کے لئے ہر قسم جانی و مالی قربانی پیش کرنی پڑے گی۔ جب انہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ دین کی خدمت کے لئے اپنے امام کی ہر آواز پر لبیک کہیں گے۔ سفر کی صعوبتیں اور سینکڑوں روپے خرچ کر کے اپنے امام کا پیغام سننے کے لئے ربوہ پہنچے۔ جہاں انہیں اپنے امام نے یہی درس دیا کہ تابعداری کرو خدا کی اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور تمام دنیاوی امور اور زندگی کے ہر شعبہ کے لئے قرآن کریم کو مشعل راہ بناؤ۔ قرآن پاک کو پڑھو اور اس پر عمل کرو۔ تقوےٰ اختیار کرو اور تعلق باللہ قائم کرو جو لوگ ایسا ہوں تم اللہ تعالےٰ کے قریب ہوتے جاؤ گے۔ تم میں تقوےٰ بڑھتا جائے گا اور تم صحیح معنوں میں اللہ والے یعنی مومن بن جاؤ گے۔ تمہاری دنیاوی مشکلات اور رکاوٹیں تمہارے راستہ سے دور ہو جائیں گی۔ انہیں اپنے امام نے کہا تمہیں یورپین ممالک کو اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔ مبلغین ان حلقوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور یورپ اسلام کی اہمیت سے آگاہ ہو چکا ہے۔ کام کی رفتار کو تیز تر کرنے اور ضروری لٹریچر کی فراہمی کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے اور یہ سب کچھ دین کے لئے ہے اور آپ کے لئے یہ کیا کم سعادت ہوگی کہ یورپ آپ کے ذریعہ مسلمان ہو جائے اور آپ دنیا میں خدمت دین اور اشاعت اسلام کرنیوالی جماعت کہلاؤ۔ اور کہا جب تم خدا کے ہو اور خدا تمہارا ہے۔ تو دنیا کی بڑی سے بڑی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دنیا کے ساتھ اپنے دین کو بھی سنوارو۔ یہ تھا مرزا بشیرالدین محمود کا اپنی جماعت م سے خطاب۔ یہ تھا قادیان اور ربوہ سے متعلق لوگوں کا کفر و شرک جو اجتماع میں دیکھنے اور سننے میں آیا۔ (نامہ نگار خصوصی)

تیل کے متعلق اینگلو ایرانی گفت و شنید

لندن ۱۶ جنوری۔ برطانی سرکاری حلقوں نے اس خبر کے متعلق سکوت اختیار کر رکھا ہے کہ عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے کہ آیا تیل کے متعلق حالیہ اینگلو ایرانی گفت و شنید سے بہتر نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے کہ نہیں۔ وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کچھ عرصہ سے تیل کے سلسلے میں غیر معمولی طور پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور مغربی ترجمان بھی اس سلسلے میں کچھ کہہ کر حالات کو پیچیدہ بنانا نہیں چاہتے۔

بعض مقامی مبصرین کی رائے میں ڈاکٹر مصدق کی خاموشی کو معنی خیز تصور کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل جب بھی گفت و شنید بے سود ثابت ہوتی رہی ہے۔ وہ فوراً اپنے نظریات کا اعلان کر دیتے رہے ہیں۔

لندن میں جب مسٹر ایڈن نے مسٹر ملکوکا بینہ اور مسٹر ہینری بائیروڈ کے درمیان ایک اجلاس کی صدارت کی تھی۔ تو اس میں ایرانی تیل کے مسئلہ پر بات چیت ہوئی تھی۔

امریکی مندوب بھی مسٹر ایڈن کے ساتھ ایرانی تیل کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کرتے رہے ہیں اور لندن میں توقع کے خلاف ابھی تک مقیم ہیں۔ (اسٹار)

ریاست خیرپور میں مہاجرین کی آبادی

خیرپور ۱۶ جنوری بیان کیا گیا ہے کہ ریاست خیرپور میں ۲۰ ہزار مہاجرین کو آباد کیا گیا ہے۔

سرکاری اعداد و شمار مظہر ہیں ۳۲، ۲۹، ۱۸ ایکڑ متروکہ اراضیات میں سے ریاستی حکومت نے ۱،۰۰۰ ایکڑ مہاجرین کو اور باقیماندہ سندھی ہاریوں کو الاٹ کر دی ہیں۔ اگرچہ اندرونی علاقے کے قصبات اور دیہات کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں مگر خیرپور شہر کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۱۰ دکانیں اور مکانات مہاجرین کو اور ۳۲۳ مقامی باشندوں کو دئے جا چکے ہیں۔ (اسٹار)

دفاعی نظام میں پاکستان کی متوقع شمولیت سے بھارت کی پریشانی

لندن ۱۶ جنوری۔ ایک سرکاری ذریعہ نے انکشاف کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے باہم منظور کر لیا ہے۔ کہ اگر پاکستان چاہے۔ تو مشرق وسطیٰ کی مجوزہ دفاعی کمان میں شامل ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے ارباب اقتدار بھی اس تجویز کو اچھی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے اس بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو جو مشرق اور مغرب کے درمیان غیر جانبدار روش اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ اس امکان سے بہت پریشان ہیں۔ کہ پاکستان اس پیشکش کو قبول کرے گا۔

متحدہ عرب پالیسی کے متعلق بحث

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ بعض عرب ملکوں نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ اہم عرب مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ممتاز عرب مدبرین کو برطانیہ اور امریکہ کے سیاست دانوں کے ساتھ ملاقات کرنے کی غرض سے بھیجا جائے۔ "اسٹار" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تجویز اور متحدہ عرب پالیسی کی ترتیب کا مسئلہ اس وقت عرب حکومتوں کے درمیان زیر بحث ہے۔ (اسٹار)

اہل سوڈان نجیب کے حامی ہیں

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ مصر کے وزیراعظم جنرل محمد نجیب نے سوڈان کے ممتاز کاشتکاروں کے ۱۸ ارکان پر مشتمل ایک وفد سے ملاقات کی۔ وفد کے ارکان نے بتایا۔ کہ وزیراعظم کو وادیٔ نیل کے اتحاد اور عدل و انصاف پر گہرا اعتماد ہے۔ وزیراعظم نے انہیں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔ میں نادر مطلق سے دست بدعا ہوں۔ کہ وہ ہمارے عزائم کو بلند کرے۔ اور ہمیں دل و جان سے ایک متحد ملک بنا دے (اسٹار)

ریلوے لائنوں کو سادہ بنایا جائیگا

لندن ۱۶ جنوری۔ برطانی "ریلوے میگزین" میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہاں ایک جدید قسم کی ریلوے لائن استعمال کی جا رہی ہے۔ اب ایک میل لمبے ریل کے ٹکڑے میں پہلے کی نسبت ۱۶۹۰ جوڑ کم کر دئے گئے ہیں۔ ریلوے انجنوں کی سابقہ ۴۰۰ اقسام کو کم کر کے صرف ۱۲ معیاری اقسام رکھی جا رہی ہیں۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء کے دوران میں نئے نظریات کی رو سے کوئلے کا خرچ ۲۶۵۸ پونڈ فی میل کم کر دیا گیا۔ ۱۹۴۸ء کی نسبت ٹرینوں نے ایک کروڑ میل زیادہ سفر کیا۔ لیکن اس کے باوجود ۲۸۵۷۰۰ ٹن کم کوئلہ خرچ ہوا۔ (اسٹار)

برازیل کومٹ طیارے خرید رہا ہے

لندن ۱۶ جنوری۔ ایک برازیل کمپنی نے کومٹ نمبر II جیٹ طیاروں کا آرڈر دے دیا ہے۔ یہ طیارے آئندہ سال سپلائی کئے جائیں گے۔ ایک اور کمپنی پائنیرڈو برازیل نے بھی نمبر III ماڈل کے دو کومٹ طیاروں کے خریدنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ مگر یہ بعد میں سپلائی ہو سکیں گے۔ کومٹ نمبر III پر ہر طیارے میں ۷۸ نشستیں ہوں گی۔ اور یہ ۲۰۰۰ میل تک رکے بغیر پرواز کر سکتا ہے۔ کومٹ طیاروں کو جنوبی امریکہ۔ یورپ اور مشرق وسطیٰ کے درمیان استعمال کیا جائیگا۔ (اسٹار)

شاہ اردن کی رسم مسند نشینی

عمان ۱۶ جنوری۔ اردن کے جواں سال بادشاہ حسین جو آجکل سینڈہرسٹ کے مقام پر رائل ملٹری اکاڈمی میں فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ کی رسم مسند نشینی ۲ مئی کو منعقد ہوگی۔ شاہ حسین کو تخت پر بٹھانے کے متعلق حکومت نے ابھی سے انتظامات شروع کر دئے ہیں۔ مختلف تقریبات کی تنظیم اور نگرانی کے لئے اعلیٰ عہدیداروں کی ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

شامی قومیت کا قانون منظور کر لیا گیا

دمشق ۱۶ جنوری۔ وزراء کی کونسل نے شام کی قومیت کا قانون منظور کر لیا ہے۔ اس کی رو سے عربوں کو خاص حقوق دئے جائیں گے۔ اور کسی بھی عربی النسل فرد کو شام کی قومیت حاصل کرنے کا اختیار ہوگا۔ غیر ملکیوں میں سے صرف ایسے ماہرین کو شامی قومیت کے حقوق دئے جائیں گے۔ جن کی خدمات ملک کے لئے بہت مفید اور ضروری ہیں۔ (اسٹار)

کیا عرب لیگ اشتراکیت کی مخالفت کرے گی؟

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض عرب ملکوں کی طرف سے عرب لیگ کو تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ عرب ملکوں میں اشتراکیت اور دیگر تخریبی اور رجعت پسندانہ سرگرمیوں کی مخالفت کا قانون پاس کر دیا جائے۔ اس تجویز کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور اسے مجلس اور قانونی امور کی کمیٹی کے سپرد مطالعہ کے لئے کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۷۵